www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:06 ☆ تاریخ:05 فروری 2018 تا 11 فروری 2018ء بمطابق 18 جمادی الاول 24 جمادی الاول 1439ھ ☆ صفحات:8

فضل اللہ بہ فضل خدا پیوست

زمانہ بڑی شوق سے سن رہا تھا
ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

(26 نومبر 1947 تا 29 جنوری 2018ء)

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گی
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گی

آغا سید محمد فضل اللہ موسوی رح

جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آقا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی النجفی اس دودمان سیادت و خاندان سعادت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ہمیشہ و ہموارہ دین مبین اور شریعت سید المرسلین واحکام معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حصن حصین اور قلعہ متین رہا ہے۔ دین اسلام و عرب وعجم میں خانوادہ ہاشمی اور قبیلہ موسوی کی تاریخ روشن، تابناک اور قابل صد افتخار رہی ہے اور رہے گی۔

کشمیر جنت نظیر میں بھی اسی موسوی خاندان نے سب سے پہلے اسلام عزیز کا چراغ فروزاں کر کے کفر و الحاد کے بے شمار قلعے اور ظلمت اندھیرے مسمار کر دیئے ہیں چنانچہ تاریخ اردبیل، تاریخ آثار باستانی آذربائیجان ج دوم، مآثر الاشراف، آثار غنی کشمیری، تکمل الجواہر وغیرہ کے مطابق سیدنا حضرت سید شرف الدین محمد عرف بلبل شاہ بن سید امین الدین جبرئیل علیہما الرحمہ نے ۷۲۵ ہجری میں اپنی روحانی کمالات اور عرفانی کرامات سے کشمیر کے حکمران رینچن شاہ کو دین اسلام کے نور سے منور کرتے ہوئے سلطان صدر الدین کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اس وقت کے مورخین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ حضرت بلبل شاہ صاحب شریعت مصطفوی اور آثار مرتضوی کے پیروکار تھے۔

(تاریخ اعظم دیدمری، تاریخ حسن، بہارستان شاہی، چاند میری زمین پھول میرا وطن وغیرہ)

ازآں بعد وقتاً فوقتاً ہاشمی خاندان کے برق پاروں نے، کفر و الحاد اور شرک و فساد کے ظلمت کدوں کو تار تار کرتے ہوئے سراج دین اسلام اور شمع شریعت سید الانام کی ضیا پاشیوں سے کشمیر کی وادی کو بقعہ نور بنا دیا۔ ان کا دور ۷۶۱ھ تا ۷۲۶ سے شروع ہوتا ہے اور ۸۸۳ تک ختم ہوتا ہے اس دور میں حسینی ہمدانی، قمی رضوی، مدنی، موسوی اردبیلی خاندان وغیرہ خاص کر قابل ذکر ہیں۔ اس دور میں سادات و مشائخ نے مختلف عقائد اور مختلف مسالک کی ترویج و تبلیغ کی اور مسلک امامیہ حالات و کوائف کے پیش نظر بجائے اعلانیہ ستر و اخفا میں رہا۔ سادات و مشائخ سے مسلکی چھیڑ چھاڑ کو سم قاتل سمجھتے ہوئے نہایت احتیاط سے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔

ملا سید ہمدانی، سید شہاب الدین حیدر موسوی، سید سلطان قلندر، سید محمد مدنی، ملا سید تاج الدین حسینی ہمدانی وغیرہ نے اگرچہ بہت سے بت کدے مسمار کئے اور دین حق کے گلستان کو شربت ولایت اور زلال امامت سے سیراب کر دیا۔ مگر مذہب حق کی قسمت اس وقت جاگی جب قطب العارفین امام السالکین سیدنا حضرت میر شمس الدین الاراکی (قدس سرہ) ۸۸۳ میں بحیثیت سفیر سلطان مرزا بایقرا والی خراسان کی طرف سے وارد کشمیر ہوئے اور آٹھ سال تک یہاں کے بعض مقتدر اشخاص کو اپنا ہم مشرب، ہم مسلک اور ہمنوا بنانے میں کامیابی حاصل کی۔

پھر ایران مراجعت کر کے بار دیگر خالصۃً تبلیغ کے لئے کشمیر تشریف لائے۔ آں جناب کی سعی تبلیغ اور ملک موسیٰ رینہ کی مخلصانہ توجہ سے ایک ہی دن میں ۲۴ ہزار گھرانے مشرف بہ اسلام ہوئے (تکمل الجواہر شیعیان کشمیر)۔

آں جناب اور آپ کے فرزند ارجمند اور خلید رشید نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے گرم گرم لہو سے شجر ایمان کو سینچا اور اعلانیہ مذہب اہلبیتؑ کو وادی کے اطراف واکناف اور بلتستان کے دشوار گذار مقامات میں روشناس کیا اور کرایا۔

اسی خاندان کی ایک مقدس و معتبر شاخ بڈگام کا آغا خاندان ہے جو مسلسل ۸۸۳ سے چلے آ رہے سلسلہ تبلیغ کو آگے بڑھانے اور آبائی مشغلہ کو چار چاند لگانے میں سرگرم عمل رہا ہے اور ہے۔

اس خانوادہ مقدس سے سرکار آیت اللہ آغا سید مہدی (مجتہد العصر) سلمان التقی آیت اللہ آغا سید محمد الموسوی، سرکار عارف کامل شمس العارفین آقا سید علی، سرکار آیت اللہ اختر روحانیت، آغا سید احمد صاحب، صدقات جاریہ بانی انجمن شرعی شیعیان، موسس حوزہ علمیہ جامعہ باب العلم میر دو بانی امام بارگاہ قدیمی بڈگام و میر گنڈ آقا السید یوسف الموسوی النجفی رضوان اللہ علیہم اجمعین قابل ذکر ہیں۔

اسی ابر مرد تاریخی حضرت آیت اللہ آقائی یوسف قدس سرہ کے فرزند ارا کبر جناب آغائی حجۃ الاسلام والمسلمین ابو ہادی آقا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی النجفی ہیں جو پر آشوب زمانہ یعنی عساکر محن وملال کے ہجوم مطلب جنگ قبائلی ماہ محرم ۱۳۶۷ھ بمطابق ۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے اور اپنے دینی و علمی خاندان اور مقدس و معتبر دودمان میں پروان چڑھے۔ انہی دنوں سرکار آیت اللہ یوسفؒ ایک فقہی کتاب (وسیلۃ النجات) کی تالیف و ترتیب میں مشغول تھے کہ موصوف الصدر نے اس پاکیزہ خاندان میں آنکھ کھولی اور سرکار قائد مرحوم علیہ الرحمہ نے ان کی ولادت کو خدائے عظیم کی طرف سے قبولیت و بشارت کی سند سے تعبیر کیا اور خدائی برحق کا شکرانہ ادا کر کے اس ولادت کو (موہبہ حسنیہ) کا نام دیا۔

(جاری صفحہ 6 پر)

آئے تھے ہم مثل بلبل سیر گلشن کر چلے
لیلو مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے

ریاست کے دینی، سیاسی، علمی اور سماجی انجمنوں کے رہنماوں کا مرحوم سید محمد فضل اللہ کو شاندار خراج عقیدت پیش

ولایت ٹائمز ڈیسک

سرینگر، ریاست جموں کشمیر کے معروف و محترم خاندان "موسوی" کے چشم و چراغ اور مبلغ و محافظ دین و مداح خواں محمد و آل محمدؐ بانی انجمن شرعی شیعیان آیت اللہ آغا سید یوسف الموسوی الصفویؒ کے فرزند ارجمند ممتاز عالم دین اور قومی رہبر اور صدر انجمن کشمیر انجمن شرعی شیعیان و چیرمین آیت اللہ یوسف میموریل ٹرسٹ حجت الاسلام والمسلمین مرحوم آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفویؒ 29 جنوری کو اس دار فانی سے انتقال کر گئے اور ان کے نماز جنازہ عوامی سمندر دیکھنے کو ملا اور فاتحہ خوانی تک بلا لحاظ مسلک و مذہب لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔ ہزاروں عاشقین کی موجودگی میں مرحوم آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفویؒ کو پرنم آنکھوں سے سپرد خاک کیا۔ موسوی خاندان کے بزرگ عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید باقر الموسوی الصفوی نے مرحوم کا نماز جنازہ ادا کی۔ مرحوم کے سانحہ ارتحال پر غمزدہ خاندان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی و تعزیت کے سلسلے میں بیرون ریاست سے لیکر وادی کشمیر کے چپے چپے پر مجالس کا اہتمام کیا گیا تاہم ان کے دولت خانہ واقعہ شریعت آباد بڈگام میں دینی، سیاسی اور سماجی تنظیموں سے وابستہ رہنماؤں نے حاضری دی اور غمزدہ کنبے سے تعزیت پرسی کی۔ "ولایت ٹائمز" کو موصول اطلاعات کے مطابق وادی کے معروف دینی و سیاسی مفکر و دانشور حضرات، دینی رہنماؤں اور سیاسی لیڈران کی مرحوم کو شاندار خراج عقیدت ادا کیا ان کے بیانات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے بڈگام جاکر لواحقین سے تعزیت کی اور مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم وسیع النظر عالم دین، مبلغ، دانشور اور علمی شخصیت کے علاوہ اتحاد کے داعی تھے۔ انہوں نے کہا کہ "آغا" خاندان کے دینی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اپنے ایک ٹویٹ میں لکھا ہیں آغا صاحب کی انتقال پر اپنے ساتھیوں آغا محمود صاحب اور آغا روح اللہ صاحب کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اللہ آغا صاحب کو جنت نصیب کرے۔ ریاستی وزیر و آل جموں و کشمیر شیعہ ایسوسی ایشن کے صدر مولانا عمران رضا انصاری نے کہا کہ مرحوم ایک بلند پایہ عالم دینی اور امام زمان (عج) کے مخلص خدمت گار تھے۔ مرحوم کی وفات امت مسلمہ بالخصوص شیعیان کشمیر کیلئے جگر سوز اور جانگداز صدمہ ہے اور ہم سب اس سانحہ ارتحال میں صفوی خاندان کے غم میں برابر شریک ہیں۔ حریت (گ) چیئرمین سید علی گیلانی نے اسلامی اسکالر آغا سید محمد فضل کی رحلت پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ گیلانی نے کہا کہ آغا سید محمد فضل ایک عالم دین تھے اور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے اپنی زندگی دینی خدمات کیلئے وقف کی تھی۔ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیرمین محمد یٰسین ملک نے کہا کہ مرحوم اور انکے خانوادہ کی دینی، سماجی اور علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مرحوم ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے میں منہمک رہتے تھے۔ سابق حریت چیرمین و مسلم کانفرنس کے صدر پروفیسر عبدالغنی بٹ نے کہا کہ مرحوم کے انتقال سے جو علمی و دینی میدان میں خلا پیدا ہوا ہے اس کو پر کرنا ناممکن ہے۔ آغا صاحب کی دینی اور سماجی خدمات کو کشمیری قوم ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ان کے انتقال پر غمزدہ کنبے سے تعزیت کیلئے بڈگام گئے اور اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ معروف عالم دین مولانا خورشید قانونگو نے مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آغا صاحب اس خاندان سے وابستہ تھے جنہوں نے مسلکی معاملات میں بالاتر ہوکر اہل کشمیر کے سیاسی، تحریکی اور اسلام کی بنیادی عقائد و اصول پر مسلمانان کشمیر کو اتحاد کی تعلیم دی ہے۔ ایم ایل اے لنگیٹ انجینئر رشید نے بڈگام جاکر موسوی خاندان سے تعزیت کی اور کہا کہ آغا صاحب کی دینی خدمات کو کیسے فراموش کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اتحاد اور بھائی چارہ کی طرف دعوت دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی اسلام کی خدمت اور عوامی بہبود میں صرف کی۔ سابق حریت چیرمین و اتحاد المسلمین کے سرپرست اعلیٰ مولانا عباس انصاری نے مرحومؒ کے انتقال کو امت مسلمہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور کہا کہ رہتی دنیا تک ان کی دینی و عوامی خدمات زندہ و جاوید رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم آغا صاحب نے ساری عمر قوم کی فلاح و بہبود کیلئے صرف کی اور دین کی تبلیغ میں ان کا رول قابل فخر ہے۔ سینئر حریت رہنما و انجمن شرعی شیعیان کے سربراہ حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید حسن الموسوی نے کہا کہ آغا سید محمد فضل اللہ کا انتقال علمی و روحانی میدان میں امت مسلمہ کے لئے عظیم خسارہ ہے۔ ریاست جموں و کشمیر ایک عظیم دینی رہنما سے محروم ہوگئی اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو پر کرنا مشکل ہے۔ علیحدگی پسند رہنما و سالویشن موومنٹ کے چیرمین ظفر اکبر بٹ نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کو وسیع النظر عالم دین، مبلغ، دانشور، علمی شخصیت اور ملت اسلامیہ کا بہی خواہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی رحلت اہل ریاست کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ چنانچہ آپ اتحاد و اتفاق کے زبردست حامی تھے۔ اپنے قابل قدر دینی، سماجی و علمی خدمات انجام دے ہے۔ بی ڈی ان ولایت کے سرپرست مولانا سجاد شبیر گی نے آغا صاحب کے انتقال کو قوم کیلئے بہت بڑا نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرحوم ایک قومی سرمایہ تھے جنہوں نے دین مبین اسلام کی سربلندی اور قوم کی اصلاح کیلئے ناقابل فراموش خدمات دیئے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے وادی کے گوشہ و کنار میں جاکر اشاعت علوم اہلبیت میں اپنی پوری کی پوری زندگی صرف کر دی۔ انہوں نے کہا کہ آغا صاحب کی دینی، ملی و اجتماعی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مولانا تقی نے کہا کہ وفات سے جہاں انکے خاندان کو صدمہ پہنچا ہے وہیں بی ڈی ان ولایت جموں و کشمیر کے تمام اراکین انکے غم میں سوگوار ہیں۔ حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید باقر الموسوی نے موصوف کے انتقال کو آغا خاندان اور مومنین کے لئے عظیم کن صدمہ قرار دیا۔ سید محمد انیس کاظمی سرپرست اعلیٰ اسلامک ہوسٹل آرگنائزیشن جموں و کشمیر کہنہ مشق قلمکار نے مرحوم کے انتقال کو برافشاں زبان کی پوشیدگی اور قومی ہمدرد عظیم عالم دین کی موت سے تعبیر کیا۔ انٹرنیشنل ٹرسٹ کشمیر نے مرحوم کے انتقال کو مسلمانان کشمیر بالعموم شیعیان کشمیر کیلئے ناقابل تلافی قرار دیا۔ اسلامی اسکالر محترم غلام علی گلزار صاحب نے مرحوم کے انتقال کو ناقابل فراموش صدمہ قرار دیا۔ ان نامور شخصیات و عالم دین کے علاوہ سید سلیم گیلانی، پیر اشفاق بخاری، مولانا شیخ غلام حسین صاحب، مولانا جان صاحب، مولانا عاشق حسین صاحب، مولانا منظور احمد صاحب، حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سرور عباس انصاری قبلہ جیسے عالم دین کے علاوہ الموسوی الصفوی خاندان کے تمام علماء حضرات نے بھی مرحوم آغا کو اپنے گراں قدر و عمدہ الفاظوں اور مرحوم کے مستحق القابوں سے نوازا۔

(۱) اسلامی جمہوریہ ایران کے شہر مقدس قم میں انجمن شرعی شیعیان دار المصطفیٰ (قم یونٹ) کی جانب سے مجلس فاتحہ خوانی کا اہتمام جس میں کشمیری طلاب نے شرکت کی اور آغا سید محمد فضل اللہ کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

مبلغ اسلام، مروّج شریعت، محی سنت، ماحی بدعت، مزیّن ثقافت اسلامی، مؤید شعائر ماتم حسینیؑ، مونس مستضعفان، معین مظلومان، ملجاء ایتام و مساکین، ماوائے قوم وملت

خلف صالح سلالہ مجدو شرف

جنت مکان سماحۃ آقای حاج آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی النجفی

خلف رشید حضرت آیت اللہ آقای حاج آغا سید یوسف الموسوی الصفوی النجفی (قدس سرہ)

مختصر علالت و ناخوشی کے بعد ۱۱ ماہ جمادی الاول ۱۴۳۹ ہجری / ۲۹ جنوری ۲۰۱۸ عیسوی بروز دوشنبہ ۱۱:۳۰ بجے صبح موصوفانہ انداز میں والہانہ اور پروانہ وار جنت میں موت کے ساتھ معانقہ فرماکے گویا (دیدار رخ دوست) اور شوق ملاقات اسلاف امجاد کی شدت یوں ترجمانی کی کہ کم عمری ہی میں اس دنیائے دوں کو ماتم زدہ میں چھوڑ دیا اور اپنے پیچھے اقارب و احباب و ارادت مندوں کے ماتم و آہ و زاری اور نالہ و شیون کا ایک متلاطم سماں چھوڑ گئے جو کہ سچ آپ پر ابھرنے والے طغیانی سمندر کی مانند ہر سو چھا گیا جس کے دل شکن مناظر ان کے جلوس جنازہ میں شریک انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں موج در موج دیکھے گئے۔

ہر چند کہ عالم دین جیسی اخوت ایمانی و اسلامی کے تقاضا ہائے، جنس انسانی کی انتہا کے پرجوش داعی اپنی برجستہ اور برگزیدہ شخصیت کے داغ مفارقت سے ابھرتا احساس محرومی ایک بے ساختہ فطری ردعمل ہی تو ہے جو ان کے پسماندگان اور قوم و ملت کے مضطرب اور پریشانی و بے کلی و بے قراری کے ناگزیر مظاہر میں رونما ہو کر رہا چونکہ ہماری دنیا میں یہ فرمانا غلط کیوں کرتا ہمیں مضطرب کرکے چھوڑ دے کہ مسند ارشاد پر موصوف کی جلوہ نمائیاں ایک معدوم ہو چکی ہیں اور مجالس حسینیہ کے ماتمی شور و شین کی ایک پر خروش لے واقعتاً ٹوٹ گئی ہے۔

من نمی گویم کہ گل و باغ و بہار از دست رفت
یک بہشت آرزو یعنی کہ یار از دست رفت

جناب موصوف ایک غیور اور خود دار شخصیت کے مالک اور غیرت و حمیت و عزت نفس کی صفات جلالیہ کا مکمل آئینہ دار تھے، قیام عدل اسلامی ان کا پسندیدہ منصب و نصب العین تھا، اسلامی و ایمانی اتحاد و اخوت کی ترویج ان کا محبوب شعار تھا اور ورع و تقویٰ ان کی سیرت کی خو و بو۔ جناب موصوف نے تبلیغ و اشاعت اسلام کا اپنا مشن ورثہ میں پاکر بہ کمال پاسداری کوسوں آگے بڑھایا آپ کی داستان حیات کے انتخاب کا اکتفا یہ ہے کہ عقیدہ ان کا شوق بندگی رب، حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عشق حسین علیہ السلام اور مودت اہل بیت علیہم السلام اور عمل ان کا عدل و تقویٰ، خدمت خلق ان کی پاکیزہ زندگی کے کیا ہی خوب عناوین تھے۔

جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم، جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

اپنے عرصہ حیات کے دوران معاشی منفعت و مادی مفادات اور زخارف دنیوی سے بے نیازی برتتے ہوئے اپنی حیات مستعار کی مکمل پونجی اسلامی مشن کے فروغ کی راہ میں پوری کی پوری لٹا دی اور اس مقدس مشن کا چراغ آندھیوں کی یلغار میں بھی اپنے دامن کی اوٹ میں جلائے رکھا اور اس راہ میں کیا کیا ذہنی مصائب و مشکلات نہ سہنا پڑے یہاں تک کہ بالآخر رب کریم کی رحمتیں جوش میں آئیں اور انہیں سید المرسلین وآلہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کی جوار رحمت میں اپنی جنت بریں کی دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

اللهم أملأ قبره نوراً و روحاً و ريحاناً و اسكنه في فسيح جنة النعيم!

آمین! آمین! لا ارضی بواحدة
حتی اضیف الیہ الف آمینا!
(ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!)

سوگواران
خاندان موسوی صفوی
شریعت آباد، یوسف آباد، بڈگام کشمیر

مرحوم سید محمد فضل اللہ کے انتقال پر موسوی خاندان کو رہبر معظم کی طرف سے تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں: نمائندہ ولی فقیہ

آپ سبھی کو متحد و ہمدلی کی طرف دعوت دیتا ہوں: دین، عزاداری اور علماء کا دفاع کریں

سید محمد ہادی موسوی کی عمامہ گذاری نمائندہ ولی فقیہ حاج آقای مہدی مہدوی پور اور جناب سید باقر الموسوی نے انجام دی

ولایت ٹائمز سپیشل

ولی الامر مسلمین اور انقلاب اسلامی کے رہبر حضرت آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای کے نمائندہ و برائے ہند حجت الاسلام والمسلمین حاج آقائی مہدی مہدوی پور نے وادی کشمیر کے معزز اور معروف مذہبی خانوادہ موسوی کے چشم و چراغ اور نامور عالم دین حجت الاسلام والمسلمین مرحوم آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی کے انتقال پر کشمیر کا سفر کیا اور غمزدہ خاندان سے تسلیت و یکجہتی کا اظہار کیا۔ "ولایت ٹائمز" کے مطابق مرحوم کی اختتامی فاتحہ خوانی پر موصوف نمائندہ نے عوامی اجتماع سے 33 منٹ پر مشتمل تقریر کی جسکا کشمیری ترجمہ حجت الاسلام والمسلمین آغا سید عابد حسینی نے کیا اور اس تقریر کے متن کو "وسیم رضا" (مدیر اعلی ولایت ٹائمز) نے اردو میں ترجمہ کیا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

بسمہ اللہ رحمان رحیم

خداوند متعال کی بارگاہ میں حمد و ثنا بجالاتے ہوئے درود و سلام محمد و آل محمد (ص) پر۔۔۔

پیامبر اسلام (ص) کا ارشاد گرامی ہے: روئے زمین پر علماء کی مثال آسمان میں ستاروں کے مانند ہیں کہ جس طرح ستارے زمین و پانی میں اپنی روشنی سے رہنمائی کرتے ہیں اس طرح علماء دین کے علمبردار اور عوام کیلئے رہنما قرار پائے ہیں۔

عالم ربانی حضرت حجت الاسلام والمسلمین سید محمد فضل اللہ موسوی کے انتقال ہونے پر منعقدہ اس نورانی اور محترم مجلس میں آپ سبھی مومنین اور علمائے کرام کی خدمت میں انقلاب اسلامی کے رہبر حضرت آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ) کی طرف سے سلام و تسلیت پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بزرگ علماء، حوزات علمیہ بالعموم بزرگ و باعظمت موسوی خاندان کے بھی افراد خانہ خصوصاً مرحوم کے فرزند ارجمند حجۃ الاسلام سید مولانا ہادی موسوی، خاندان کے بزرگ جناب مولانا سید محمد باقر الموسوی، مرحوم کے برادران سید محمود موسوی و سید مرتضٰی موسوی اور عالم جلیل القدر حجت الاسلام جناب سید حسن موسوی کی خدمت میں خصوصی طور مقام معظم رہبری کی طرف سے تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں۔

مقام معظم رہبری ہمیشہ کشمیر کا ذکر کرتے ہیں اور انہیں کشمیر کی قدر ہے۔ جب بھی انکی خدمت میں جاتا ہوں تو کشمیر کا ذکر خصوصاً موسوی خاندان کی دینی اور مکتب محمد و آل محمد (ص) کی ترویج کے سلسلے میں اس خاندان کی خدمات کو دہراتے اور قدردانی کرتے ہیں، اسی طرح جیسے امام خمینیؒ مرحوم سید یوسف الموسویؒ سے متعلق دریافت کیا کرتے تھے۔ علامہ سید یوسف الموسویؒ اپنے دور میں اس سرزمین پر مومنین کیلئے ہدایت کا محور قرار پائے اور دین کی تبلیغ و ترویج کیلئے ان کی خدمات قابل فخر ہیں۔ مرحوم سید یوسف کو امام راحلؒ سے کافی محبت اور وابستگی تھی اور ان دونوں کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

پیامبر اسلام (ص) کا ارشاد گرامی ہے: روئے زمین پر علماء کی مثال آسمان میں ستاروں کے مانند ہیں کہ جس طرح ستارے زمین و پانی میں اپنی روشنی سے رہنمائی کرتے ہیں اس طرح علماء دین کے علمبردار اور عوام کیلئے رہنما قرار پائے ہیں۔

اگر علمائے اسلام خصوصاً علمائے تشیع نہ ہوتے کہ جنہوں طول تاریخ میں اپنی محنتوں اور کوششوں کے بدولت سختیوں کو برداشت کیا اور ان کی شہادتوں کا ثمر ہے کہ ہم تک دین پہنچا۔ پوری تاریخ میں علماء نے اپنی محنتوں کے ذریعہ سختیوں پر صبر کر کے تکالیف اور اذیتوں کو جھیلکر سینہ بہ سینہ معارف اہلبیتؑ کی تبلیغ و تشہیر فرمائی اور آیندہ نسلوں میں منتقل کیا۔

آپ دیکھئے اور جانیئے شیخ طوسی و شیخ صدوق و شیخ کلینی و شیخ مفید و علامہ حلی و دیگر بزرگ علماء سے لیکر دور امام خمینیؒ تک بھی بزرگواران نے اپنی مجاہدت اور ریاضت کیساتھ دین کی ترویج کی اور دین کا دفاع کیا۔

علماء کی کوششوں اور تلاش کا نتیجہ ہی ہے کہ ہمارے دلوں میں امام حسینؑ کی یاد زندہ ہے۔ علماء چراغ ہدایت قرار پائے ہیں اور موجودہ دور میں اگر ہم علوم بشمول فقہ، حدیث، عقاید یا تفسیر سے بہرمند ہے تو انہی علماء کی جدوجہد کا نتیجہ ہے اور عالم کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے افضل و برتر ہے۔

اس سرزمین کشمیر میں موسوی خاندان ہمیشہ سے اسلامی انقلاب کے پرچمدار رہے ہیں اور امام خمینیؒ اور مقام معظم رہبری امام خامنہ ای کے فرمودات اور سفارشات کو آپ لوگوں تک پہنچاتے آرہے ہیں۔ وہ مرحوم سید یوسفؒ تھے جنہوں نے اپنے زمانے میں امام خمینیؒ کی یہاں معرفی کی اور آپ لوگوں کو امام خمینیؒ سے آشنائی دلائی تا کہ آپ کے دلوں میں انقلاب اسلامی کیلئے محبت اور اس سے متعلق عقیدت کی شمع روشن ہو۔ یہ انقلاب اسلامی ایک چھوٹا حادثہ تھا کہ اس انقلاب اسلامی کی کامیابی کیلئے تین لاکھ شہداء کو اپنی جانیں نچھاور کرنی پڑی اور انہی قربانیوں کے بدولت اس انقلاب نے پورے دنیا میں اپنا اثر باقی چھوڑا۔

انقلاب اسلامی نے امام حسینؑ کی نہضت کربلا سے الہام حاصل کیا ہے۔ انقلاب اسلامی یعنی امام حسینؑ کی صدا "ہل من ناصر ینصرنی" پر لبیک کہتا ہے اور انقلاب اسلامی درحقیقت عاشورا کی ایک شاخ اور مشن کربلا کی آبیاری کا نام ہے۔

اگر علماء نہ ہوتے تو امام حسینؑ کی تحریک فراموش ہوتی اور خون حسینؑ کا مقصد اپنے ہدف کو نہ پہنچتا۔ علمائے حق نے اہلبیت علیہم السلام کی پیروی اور اطاعت کر کے یاد حسینی، درد حسینی اور مقصد حسینی کو نسل بہ نسل منتقل کیا اور حسینی مشن کو زندہ و باقی رکھا۔ عزاداری اور اہلبیتؑ سے محبت اور وفاداری کے برکت ہی دین زندہ رہتا ہے۔ حدیث شریف میں بیان ہے کہ دین اسلام پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد مصطفٰی (ص) کی طرف سے لایا گیا تاہم دین محمدی کو خون حسینؑ نے زندہ و جاویدان رکھا۔

خون حسینؑ نے انسان کو زندہ کیا، اسلام کی حفاظت کی اور اسلام کو دوام بخشا۔ یہ مجلس جس یادگار و فروتنی مرحوم مولانا سید محمد فضل اللہ موسوی کی یاد میں منعقد کی گئی ہے وہ ایک عظیم انسان اور ہمدردی و خدمتگذاری کی شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی عمر کا کچھ حصہ نجف اشرف میں گذارا اور امام خمینیؒ سے ان کے رابطہ بھی رہے تاہم وطن واپسی کے بعد انہوں نے دین کی ترویج و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

مرحوم سید محمد فضل اللہ بڑے خدمت گذار تھے۔ انہوں نے اس سرزمین پر کئی مکاتب تشکیل دئے اور مزید تعلیم کیلئے ایک ماڈرن اسکول کا بھی قیام بھی عمل میں لایا۔ مرحوم ہمیشہ مجالس حسینی کا اہتمام بڑے شوق و جذبہ کیساتھ کرتے رہے اور آخر ایک بڑے امام بارگاہ کے قیام کا خواب دیکھا اور تعمیر کے سلسلے میں اقدامات اٹھائے۔ میرے ان کے ساتھ اچھے روابط تھے اور جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو ان کے اخلاق اور طور طریقے سے کافی متاثر ہوا اور مرحوم کو کافی پسندیدہ پایا۔

مجھے امید ہے مرحوم کے فرزند ارجمند جناب مولانا حجت الاسلام والمسلمین سید ہادی موسوی اپنے والد گرامی کی سیرت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دین مبین اسلام مذہب حق خصوصاً عزاداری کی حسینی رسم کے علاوہ اس زمانے میں جدید الٰہی یعنی انقلاب اسلام کی ترویج و تشہیر اور حفاظت کریں گے۔

میری آخری عرض کہ آپ بھی کو آپسی وحدت اور ہمدلی کی سفارش کرتا ہوں۔ میں خاندان موسوی کو آپس میں متحد اور ایک دوسرے کیساتھ انسجام قائم کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ یہ خاندان بزرگ ایک دوسرے کے ساتھ شانہ بشانہ متحد ہو جائیں تا کہ وہ اس سرزمین پر مومنین کی زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دیں گی۔

میں آپ بھی مومنین کو علماء کا دفاع کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور بزرگ شخصیت کی حمایت کے حامی بنیں۔ آخر پر آقای مہدی مہدوی پور نے مصائب جناب فاطمہ زہرا (س) بیان فرمائے اور شہداء کربلا و شہدائے اسلام کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

مرحوم آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفویؒ کے فرزند ارجمند حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا آغا سید ہادی موسوی کو جمعۃ المبارک کی صبح کو رکی دستار بندی حجت الاسلام والمسلمین آغا سید باقر الموسوی قبلہ اور نمائندہ ولی فقیہ حضرت آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای اللہ حجۃ الاسلام والمسلمین حاج آقای مہدی مہدوی پور نے بڈگام میں انجام دی۔

متن ولایت ٹائمز کی ویب سائٹ www.wilayattimes.com پر موجود ہے

آغا سید محمد فضل اللہ موسویؒ

بسلسلہ صفحہ 2سے آگے

آقائی سید محمد فضل اللہ علیہ الرحمہ نے اپنے ہی خاندان میں ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا اور جامعہ باب العلم کی عظیم دینی درسگاہ میں مولوی عالم تک تعلیم حاصل کی جو ان کے ہی والد علامہ سرکار آیت اللہ یوسف علیہ الرحمہ کا تعمیر کردہ تھا بعد از آں والد محترم القام کے ارشاد کے تحت عتبات عالیہ بغرض تحصیل مدارس علمی تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے سرکار آیت اللہ سید محسن حکیم رضوان اللہ علیہ کی زیر نگرانی مدرسہ آیت اللہ طباطبائی یزدی علیہ الرحمہ میں ایک اچھا مقام پایا، اسی اثنا میں حضرت امام خمینی علیہ الرحمہ وغیرہ کا اس پر خاصہ خاطر تعلق رہا۔ آیت اللہ الحکیم قدس سرہ نے ان کو اپنے فرزندوں کے ساتھ ساتھ ان کو اپنے توجہات خاصہ کا مرکز بنایا۔

آقائی سید محمد فضل اللہ الموسوی طاب ثراہ نے ایک علمی مقام وکمال حاصل کر کے وطن مالوف کی طرف مراجعت کی اور اپنے والد علامہ سرکار آیت اللہ العظمیٰ آقا سید یوسف الموسوی کے دوش بدوش یہاں قوم کی راہنمائی کی اور والد کی خدمت میں اہم مقام حاصل کیا اور بہترین رول نبھایا۔

جب قائد اعظم حضرت شیر کشمیر کی خواہش پر جلوس ذوالجناح کے سلسلے میں تاریخی فیصلہ ہوا۔ اس وقت آقا سید محمد فضل اللہ علیہ الرحمہ نے انجمن شرعی کے صدر محترم (اپنے والد) علیہ الرحمہ کی زیر قیادت انجمن کی نمائندگی کرتے ہوئے اس تاریخی فیصلہ پر دستخط کئے جو ایک عظیم کارنامہ تھا۔

سرکار آیت اللہ آغا سید یوسف علیہ الرحمہ نے ان کو حوزہ علمیہ باب العلم کے زیر اہتمام مکاتب و مدارس کا نگران اعلیٰ قرار دیا کشمیر و پونچھ کے مکاتب کے امتحانات اور انتظام و انصرام انہیں کے ذمہ تھا۔

والد محترم (بانی جامعہ باب العلم) نے ان کو جامعہ باب العلم کا پرنسپل اور منتظم خاص مقرر کیا۔ اساتذہ کا نصب وعزل ان کے ہاتھوں میں رکھا۔ خانقاہ میر شمس الدین علیہ الرحمہ جڈی بل کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا گیا تو سرکار مرحوم نے انہیں باہمت فرزند کے ذمہ اس کے لئے چندہ فراہم کرنا مقرر کیا۔

بہر حال والد مرحوم کی وفات حسرت آیات کے بعد انکو ایسے حوصلہ شکن حالات سے گذرنا پڑا کہ ان کا مقابلہ کرنا انہیں کا دل گردہ تھا۔ والد مرحوم کے مشن کو آگے لیجانے میں مسلسل جدوجہد اور انتھک کوشش کی (جسکی تفصیل اس وقت ممکن نہیں ہے)۔

انہوں نے یہ مکاتب کا انصرام واہتمام اپنے مضبوط ہاتھوں میں اور مستحکم کندھوں پر لیا۔ سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی وادی سے ہی اپنے مکاتب کے لئے چھٹی جماعت تک سلیبس بنوایا۔ جو ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مکاتب میں قرآنی محور نصاب رائج کر کے (قرائت وترتیل وحفظ قرآن کریم) وادی کے نونہالاں کو قرآنی تربیت کا عظیم مشن اٹھایا جس کا نتیجہ قرائت اور حفاظ قرآن کی شکل میں ہمارے مکاتب میں موجود ہیں اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے دار القرآن آیت اللہ یوسف کی تاسیس دار العلی میر گنڈ میں کی جس میں قرآن خوانی سے لیکر قرآن فہمی تک کے دروس نصاب میں شامل ہیں۔ یہ مرحوم آغا صاحب کی طرف سے اپنی قوم کو جاتے جاتے ایک عظیم اور گرانقدر تحفہ تھا۔

آپ نے ایک اور عظیم کارنامہ قوم کیلئے یہ کیا کہ آیت اللہ یوسفؒ میموریل ٹرسٹ کے اہتمام سے جس کے وہ خود چیرمین تھے ایک لاثانی امام بارگاہ بمنہ میں بنام امام بارہ آیت اللہ یوسفؒ تعمیر کیا جو ریاست جموں وکشمیر وکرگل میں منفرد اور بے نظیر امام بارہ ہے اور ابھی نامکمل تو ہے مگر مخلصین، عاشقان حسینؑ اور اپنے دوست واحباب ومعتقدین ان کے اس یادگار کو زندہ جاوید ضرور رکھیں گے۔ ان کا ایک معرکۃ الآرا کارنامہ سوناواری میں شکن پورہ کے مقام پر ایک جدید طرز کا مروجہ تعلیمی ادارہ، بنام آیت اللہ یوسفؒ میموریل ایجوکیشن انسٹیوٹ کی تعمیر ہے جس کے ذریعہ اس علاقہ کے سنہرے مستقبل کی بنیاد ڈال دی اس مدرسہ میں اسلامی اصولوں پر مبنی تعلیمی نصاب رائج کیا اور دینی اور مروجہ تعلیم کا سنگم کرایا۔

ایک اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ شیعیان کشمیر اپنے خمس جات سہم جات قبالہ جات ہر اس عظیم خاندان کی مقدس ہستیوں سے مہر تصدیق کرواتے ہیں۔ اس کے لئے جو فیس تصدیق وصول ہوتی تھی اس کو آں مرحوم نے اپنے بجائے اپنے زیر اثر چلائے گئے مکاتب و مدارس پر خرچ کرتے تھے۔

ان کا دست سخا اس قدر وسیع اور کشادہ تھا کہ ہزاروں خانوادوں یتیموں، بے سہارا بیواؤں کو ہر ماہ نقدی امداد سے نوازتے تھے جس کا باضابطہ حساب وکتاب رکھا جاتا تھا اور ہے بھی۔ آج موصوف الصدر ہم کو بے کس وبے بس چھوڑ کے چلے گئے اور قوم کی ناؤ کو منجدھار میں ڈال کر دوستوں اور اپنے جانشینوں پر عظیم ذمہ داری ڈال دی۔

شعبہ نشر واشاعت: آیت اللہ یوسفؒ میموریل ٹرسٹ میڈیا سیل جموں وکشمیر

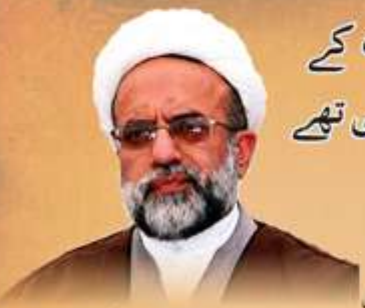

مرحوم سید محمد فضل اللہ دین و ملت کے بزرگ خدمت گزار اور ولایت کے حامی تھے

باسمہ تعالیٰ

انا للہ و انا الیہ راجعون

قال الامام جعفر الصادق (ع): اذا مات العالم ثلم فی الاسلام ثلمة لا یسدها شیء

عالم ربانی اور دین وملت کے خدمت گزار حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد فضل اللہ موسویؒ کے انتقال پرملال کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا آپ ایک جید، مہربان اور خدمت گزار، عالم دین ہوتے ہوئے وقت کے مشہور ومعروف اور معزز علامہ سید یوسف موسویؒ کے فرزند ارجمند بھی تھے، اپنے والد ماجد کی طرح ہمیشہ امام خمینیؒ اور انقلاب اسلامی ایران کے زبردست طرفدار اور مدافع رہے، رہبر مسلمین جہان حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ خامنہ ای (مدظلہ العالی) کے مفید ارشادات اور نصائح کو منتشر اور عام کرنے میں کوشاں رہے۔

آپ نے اپنی بابرکت عمر اسلام اور مذہب تشیع کی تبلیغ اور کشمیر کے دیندار مومنین کی خدمت کرتے ہوئے گزاری، ہم بارگاہ حضرت ولی عصر ارواحنا لہ الفداء، مدارس علمیہ، علمائے اعلام، اہل خانہ خصوصا آپ کے فرزند مولانا سید ہادی موسوی نیز آپ کے برادر گرامی جناب سید محمود موسوی اور جملہ اعزاء واقارب کی خدمت میں اس عظیم فقدان پر تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہیں اور خدا کی بارگاہ میں مرحوم کیلئے علو درجات اور ورثاء کیلئے صبر جمیل کے دعا گو ہیں۔

مہدی مہدوی پور، نمایندہ ولی فقیہ، نئی دھلی (ھند)

عالمی اہل بیتؑ اسمبلی کے رکن سید محمد فضل اللہ کی وفات پر اسمبلی کا پیغام تعزیت و تسلیت

ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کے بزرگ عالم دین اور عالمی اہل بیت (ع) اسمبلی کے نامی گرامی رکن حجۃ الاسلام والمسلمین سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی کی وفات کے موقع پر اسمبلی نے ایک تعزیتی پیغام جاری کیا ہے جس کا ترجمہ "ولایت ٹائمز" کے قارئین کی خدمت میں حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الامام الصادق علیہ السلام: جب ایک مومن فقیہ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے کوئی بھی چیز پر نہیں کرتی۔

انتہائی الم وافسوس کے ساتھ مطلع ہوئے کہ ہندوستان میں عالمی اہل بیت (ع) اسمبلی کے رکن حضرت حجت الاسلام والمسلمین جناب آقائے سید محمد فضل اللہ موسوی صفوی، عرصہ دراز سے احکام اسلام اور معارف وتعلیمات قرآن وعترت کی تبلیغ وترویج کے بعد دار فانی سے عالم باقی میں کوچ کر گئے ہیں۔ یہ نامی گرامی کشمیری عالم دین جو نجف اشرف کے حوزہ علمیہ میں مکتب اہل بیت (ع) کے چھوٹے چشمے سے سیراب ہوئے تھے، ہندوستان میں بطور عام اور کشمیر میں بطور خاص بہت سی دینی، فکری، ثقافتی اور معاشرتی خدمات کے بانی مبانی تھے۔ یہ بزرگ عالم جو اپنے والد ماجد حضرت آیت اللہ سید یوسف الموسوی الصفوی (رح) کی طرح کشمیر میں شہرت اور اثر ونفوذ کی بلندیوں پر فائز تھے، دیرپا اور بیش بہاء خدمات اور اقدامات کا سرچشمہ رہے ہیں؛ آپ انجمن شرعی انجمن شریعت آباد کے سربراہ رہے ہیں، اور تبلیغی اور مذہبی نیز فلاح عامہ کے شعبوں میں اپنی خدمات کی بناپر ہندوستان کے ثقافتی اور دینی حوالے سے سرگرم عمل راہنماؤں اور کارکنوں کے ذہنوں میں ہمیشہ کے لئے امر ہو چکے ہیں اور یہ سب برصغیر میں آپ کے شاگردوں اور پیروکاروں کے لئے ان کی راہ پر گامزن رہنے کے لئے چراغ راہ سمجھا جاتا ہے؛ کشمیر میں 50 پرائمری اسکولوں کی تاسیس اور سرپرستی ان کی سرگرمیوں کی بلندیوں پر چمک رہی ہے۔ آیت اللہ یوسف میموریل ٹرسٹ اور انجمن کے مرحوم سربراہ اپنی بابرکت اور تابندہ زندگی کے آخری لمحوں تک کشمیر میں ایک حسینیہ کی عمارت مکمل کرنے میں مصروف تھے تاکہ آپ کے ولی نعمت حضرت سید الشہداء اباعبداللہ الحسین علیہ السلام کی تعلیمات ومعارف کی نشر واشاعت اور ترویج وتبلیغ کا مرکز ٹھہرے۔ کشمیر میں برصغیر کے مسلمانوں کے درمیان اتحاد ویکجہتی اور قربت وہم آہنگی کے یہ داعی، تہران میں عالمی اہل بیت (ع) اسمبلی کی مجلس عمومی کے زیادہ تر اجلاسوں بشمول 2011 میں منعقدہ اجلاس میں شریک ہوئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔

یقینا ان کی یہ کثرت باقیات الصالحات قرآن کریم کی آیت شریفہ (اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا انہیں جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے قریب پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے خزانہ دار کہیں گے تم پر ہمارا سلام ہو تم پاک و پاکیزہ ہو لہذا ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ) (سورہ زمر آیت 73) روز معاد ان کے شامل حال ہوگی۔

ہم اس ناقابل تلافی نقصان پر حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) نیز انقلاب اسلامی کے رہبر معظم، مراجع تقلید، اور ہندوستان وکشمیر کے حوزہ ہائے علمیہ اور علمائے کرام، برصغیر کے شیعیان اہل بیت (ع) اور مرحوم کے اعزاء واقارب، شاگردوں اور عقیدتمندوں کی خدمت میں تسلیت وتعزیت عرض کرتے ہیں اور خداوند متعال سے آپ کے پسماندگان، بالخصوص کے ان کے فرزند ارجمند حجت الاسلام والمسلمین سید ہادی الموسوی جو حوزہ علمیہ قم کے فارغ التحصیل ہیں کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی التجا کرتے ہیں۔

عالمی اہل بیت (ع) اسمبلی 10 بھمن 1396ھ (ش) مطابق 30 جنوری 2018ء

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

ایک ایسا چراغ جو بے وقت بجھ گیا

سیکرٹری جنرل اتحاد المسلمین کے صدر مولانا مسرور عباس انصاری نے نئی دہلی سے جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ ممتاز عالم دین ریاست جموں کشمیر کے معروف دینی رہنما جناب آغا سید محمد فضل اللہ موسوی کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا اور دلی تعزیت۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دین و ملت کی خدمت میں صرف کی۔ آغا صاحب اتحاد بین المسلمین کے بڑے حامی اور مکتب محمد و آل محمد کی ترویج و اشاعت کو زندہ رکھنے کیلئے ان کی کوششوں و خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ مرحوم کا فوت ہونا ملت اسلامیہ خصوصاً تشیع کیلئے ایک عظیم نقصان ہے۔ اس عظیم سانحہ پر ہم خانوادہ موسوی خصوصاً ان کے فرزند سید ہادی موسوی وغیرہ کے غم میں برابر شریک ہیں۔

Vol:04 | Issue:06 | Pages:08 | 5th February 2017 to 11th February 2018 | Rs.5/-

چراغ تو بجھ گیا مگر روشنی باقی ھے

انا للہ وانا الیہ راجعون: ریاست جموں کشمیر کے مایہ ناز عالم دین، عظیم مفکر، دوراندیش قائد، عشق الٰہی سے سرشار دینی رہنما اور خاندان موسوی کے نایاب گوہر حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید محمد فضل اللہ موسوی الصفوی (رح) کے اچانک انتقال سے ہم غمگین اور رنج و الم میں مبتلا ہوئے ہیں۔ آج ملک کشمیر ایک عظیم قائد اور ہر دل عزیز رہنما سے محروم ہو گیا۔ آپ جناب کی جدائی ملت اسلامیہ قوم کو ہمیشہ اپنی اہمیت اور رہبری کا خیال دلائی گی۔ لیکن موت وعدہ الٰہی ہے کہ ہر ایک کو اس دنیا سے خدا حافظ ہونا ہے۔ مرحوم آغا صاحب نے اپنی پوری زندگی دین حق اور مکتب آل محمد (ص) کی ترویج و حفاظت کیلئے صرف کی۔ ان کی بے لوث خدمات اور بصیرت افروز رہنمائی ان کے ارادت مندوں اور پیروکاروں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ ان کے شروع کردہ کاموں اور ادھورے مشن کو پورا کرنا ملت کی ذمہ داری اور ان کے ساتھ وابستگی ثابت کرنا کا بہترین طریقہ ہے۔

خاندان موسوی کے سبھی افراد خانہ خصوصاً بزرگ عالم دین آغا سید باقر الموسوی صاحب، فرزند ارجمند آغا سید ہادی الموسوی صاحب، مرحوم کے برادران گرامی آغا سید محمود صاحب و آغا سید مرتضیٰ صاحب اور معروف عالم و سیاسی رہبر آغا سید حسن الموسوی صاحب کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔ خداوند متعال آپ سبھی کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین

وسیم رضا ؛طلبه جامعة المصطفیٰ العالمیه، ڈائریکٹر و مدیر اعلیٰ "ولایت ٹائمز"

موت العالم موت العالم

ہم صاحب جنت مقام، مبلغ شریعت خیر الانامؐ، شارح معارف اہلبیت طاہرینؑ، حامی قرآن، نور چشم اہل ایمان، غریق رحمت، عدل نشان بے باک اور نڈر رہنما صدر انجمن شرعی شیعیان حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید محمد فضل اللہ الموسوی الصفوی کی رحلت جانسوز پر سوگوار ہیں۔ ان کے وفات پر خانوادہ موسوی کے سبھی افراد خانہ سے تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ مرحوم آغا صاحب کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ازطرف: حفیظ اللہ حسینی والی، نذر دری گنڈ بڈگام

J&K Bank
Serving To Empower

CIN : L65110JK1938SGC000048

EXTRACT OF STANDALONE REVIEWED FINANCIAL RESULTS FOR THE QUARTER & NINE MONTHS ENDED 31ST DECEMBER, 2017

(₹ in Lacs)

S. No.	PARTICULARS	Quarter Ended 31.12.2017	Quarter Ended 31.12.2016	Nine Months Ended 31.12.2017	Nine Months Ended 31.12.2016	Year Ended 31.03.2017
		Reviewed	Reviewed	Reviewed	Reviewed	Audited
1	Total income from operations (Net)	179077	177020	535276	537592	717866
2	Net Profit/ (Loss) from ordinary activities after tax	7247	(49847)	41248	(107799)	(163229)
3	Net Profit/ (Loss) for the period after tax (after Extraordinary items)	7247	(49847)	17430	(107799)	(163229)
4	Equity Share Capital	5570	4849	5570	4849	5215
5	Reserves (excluding Revaluation Reserve as shown in the Balance Sheet of previous year)					498954
6	Earnings Per Share (before extraordinary items) (₹ 1/- each)					
	Basic :	1.30	(10.28)	7.41	(22.24)	(33.59)
	Diluted :	1.30	(10.28)	7.41	(22.24)	(33.59)
7	Earnings Per Share (after extraordinary items) (₹ 1/- each)					
	Basic :	1.30	(10.28)	3.13	(22.24)	(33.59)
	Diluted :	1.30	(10.28)	3.13	(22.24)	(33.59)

Note:
The above is an extract of the detailed format of the standalone reviewed financial results for the Quarter & Nine Months ended December 31, 2017 filed with the Stock Exchanges under Regulation 33 of the SEBI (Listing and Other Disclosure Requirements) Regulations, 2015. The above disclosure is made as per revised SEBI guidelines. The full format of the Quarter & Nine Months ended Financial Results are available on the Stock Exchange websites. www.nseindia.com, www.bseindia.com and on Bank's website www.jkbank.net

For and on behalf of the Board
PARVEZ AHMED
Chairman & CEO
DIN : 03467232

Place : Jammu
Dated : January 31, 2018

مرحوم نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت کیلئے صرف کی

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالم ربانی، ممتاز مبلغ و علوم اسلامیہ کے استاد حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید محمد فضل اللہ موسوی (اعلی اللہ مقامہ) کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ مرحوم اپنے وقت کے مشہور و معروف اور جید و معزز عالم بزرگ مولانا سید یوسف موسوی اعلی اللہ مقامہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کی طرح ہمیشہ امام خمینی اور انقلاب اسلامی ایران کے زبردست طرفدار اور مدافع رہے اور رہبر مسلمین عالم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کے مفید ارشادات و نصائح کو منتشر اور عام کرنے میں کوشاں و سرگرم رہے۔

خاندان علم و تقویٰ سے تعلق رکھنے والے اس عالم باعمل نے مذہب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و تبلیغ میں اپنی پوری عمر گذارنے کے ساتھ ہی بہت سے شاگردوں اور شائقین علوم دینیہ کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ضرورتمندوں کی عام المنفعت امداد کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے معاشرے میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔

ہم اس جانسوز سانحہ پر بارگاہ حضرت ولی عصر ارواحنا فداہ، علمائے ہند، مدارس علمیہ، علاقہ کے مومنین اور آپ کے پسماندگان خصوصاً مرحوم کے خاندان کے بزرگ افراد حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آغا سید باقر الموسوی، حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آغا سید حسن الموسوی نیز ان کی جانشینی کے حقدار مرحوم کے فاضل ارجمند اور انقلابی صاحبزادے حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید ہادی موسوی کو تعزیت پیش کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ و لواحقین کے لئے خداوند کریم سے صبر و اجر جزیل کی درخواست و دعا کرتے ہوئے مرحوم و مغفور کے لئے اعلیٰ درجات کی بلندی اور غفران الٰہی کی دعا کرتے ہیں۔

رئیس نمایندگی
جامعته المصطفی هند